© rasailojaraid.com

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از سماحة الاستاذ، فضیلة الشیخ علامه عبدالعزیزبن عبدالله بن باز
مفتی الملکة العربیة السعودیة وریئس دارالافتاء، الریاض

تمام مسلمانوں کے نام پیغام میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطافرمائے، خوف خدا اور راہ تقویٰ پر چلنے والوں میں، مجھے اور تمام مسلمانوں کو شامل فرمالے۔ آمین

امر واقع یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت، محض سستی اور کوتاہی کی وجہ سے نماز با جماعت کا اہتمام نہیں کرتی۔ یہ کھلم کھلا گناہ کبیرہ ہے اور اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑی برائی ہے، لہذا اس کا انجام بھی بہت خطرناک ہے۔ اس لئے تمام اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو اس مسئلہ کی طرف متوجہ کریں اور اس صورت حال کے خوفناک انجام سے لوگوں کو ڈرائیں، اسلئے کہ نماز باجماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اتنے اہم مسئلے پر خاموشی نہیں اختیار نہیں کی جاسکتی۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اتنے اہم حکم شریعت پر کسی مسلمان کو سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس حکم کی مزیدوضاحت اور تفسیر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نماز کا تذکرہ قرآن حکیم میں فرمایاہے۔ اس کے فضائل بیان کیئے، اسے باجماعت اور پابندی سے اداکرنے کا حکم دیاہے اور یہ بھی بتایاہے کہ اس معاملے میں سستی اور کوتاہی کا مظاہرہ کرنا منافقین کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہ

(حفظوا علی الصلوت والصلوه الوسطی وقوموالله قنتین (البقره ۲۳۸)

تمام نمازیں پابندی سے اداکرو اور بالخصوص درمیانی نماز (عصرکی نماز) اور تابع فرمان بن کراللہ کے سامنے کھڑے ہوجاو۔

جو مسلمان اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر نمازادانہیں کرتاآخر اس کے بارے میں کس طرح معلوم ہوسکے گاکہ واقعی وہ نماز کا پابندہے اور نمازکووہ قابل تعظیم کام سمجھتاہے۔ باجماعت نمازاداکرنافرض ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ہ:

(واقیمواالصلوة واتوالزکوة وارکعوامع الراکعین ہ) (البقرة ۴۳)

اور نمازقائم کرو اور زکوة اداکرواور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

یہ آیت مبارکہ نمازباجماعت اداکرنےکے لئے نص صریح یعنی واضح حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر محض نمازاداکرلیناہی کافی ہوتاتوآیت مبارکہ کے آخر میں (وارکعوامع الرکعین ہ) رکوع کرنے والونکے ساتھ مل کررکوع کرو) کہنے کی قطعاضرورت نہ تھی، کیونکہ نماز پڑھنے کاحکم تو آیت کےابتدائی حصےمیں آہی چکاتھا۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(و اذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوۃ فلتقم طائفة منھم معک ولیاخذوا اسلحتھم، فاذاسجدوا فالیکونو نومن ورائکم ولتات طائفة اخری لم یصلوافلیصلوامعک ولیاخذوا حذرھم واسلحتھم)

الخ (النساء ۱۰۲

(دوران جنگ نماز باجماعت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا) جب آپ خود مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں اور باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ جب وہ ایک رکعت پوری کرلیں تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آکر آپکے ساتھ نماز پڑھے، وہ بھی چوکنے رہیں اور اپنے ہتھیار سنبھال کر رکھیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حالت جنگ بلکہ دوران جنگ میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، تو حالت امن و سکون میں کیا حکم ہونا چاہیئے ؟ نماز باجماعت کی اگر کسی کو معافی مل سکتی تھی تو دشمن کے سامنے صف آرء ان لوگوں کو مل سکتی تھی جنہیں دشمن کے حملے کا ہروقت خطرہ لگا رہتا ہے۔ جب ایسے پر خطر حالات میں گھرے ہوئے لوگوں کو نماز باجماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں ملی تو معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنا سب سے اہم فرض ہے جو کسی بھی مشکل اور صورتحال میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

" لقد ھممت ان امر باالصلاہ فتقام ثم امرا جلا ان یصلی بالناس ثم انطلق برجال معھم خرم من حطب الی قوم لایشھدون الصلاہ فا احرق علیھم بیوتھم " (بخاری و مسلم)

ترجمہ: میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ نماز کا حکم دوں، جب اذان ہوجائے تو کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو (نماز باجماعت) میں شریک نہیں ہوتے اور میرے ہمراہ ایسے ساتھی ہوں جن کے پاس لکڑیوں کا گٹھا ہو اور میں جماعت میں نہ پہنچنے والوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلادوں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور صحابہ میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

(لقد رایتناومایخلف عن الصلاہ الامنافق قد علم نفاقه او مریض، ان کان المریض لیمش یمستی بین رحلین حتی یاتی الصلاۃ ، وقال ان رسول اللہ علمنا سنن الھدی ، وان سنن الھدی الصلاہ فی المسجد الذی یودن فیه) (صحیح مسلم)

میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے، کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہو یا بیمار کے حتی کہ مریض بھی دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز تک پہنچتا تھا۔

حضرت عبداللہ عنہ نے مزید فرمایا۔

رسول اللہ نے ہمیں ہدایت کے تمام راستے سکھلا دیے تھے ، جس مسجد میں اذان ہوتی ہو وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کا طریقہ ہے۔

حضت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس آدمی کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل قیامت کے روز اس کی ملاقات اللہ تعالی سے حالت ایمان کے ساتھ ہو وہ ان نمازوں کی پابندی کرے جہاں بھی اذان ہو جائے۔ اللہ تعالی نے تمھارے نبیؐ کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرمادیے ہیں نماز باجماعت اداکرنا ہدایت کے طریقے کا حصہ ہے۔ اگر تم گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز اداکرتا ہے تو ہم اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ بیٹھیں گے اور اگر تم نے اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑدیا تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی آدمی اچھے طریقے سے طہارت کا اہتمام کرے (استنجا کرے اور وضو کرے) پھر کسی مسجد کا رخ کرے اللہ تعالی اس کے لیے ایک ایک قدم کے بدلے میں نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک ایک قدم کے بدلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا، ہاں البتہ معروف و مشہور منافق ضرور نماز سے پیچھے رہ جاتا تھا حتی کہ بیمار یا بوڑھے آدمی کا حال یہ ہوتا تھا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر لایا جاتا اور صف میں لاکھڑا کیا جاتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

(ان رجلا اعمی قال یارسول اللہ انه لیس لی قائد یلازمنی الی لمسجد، فھل لی ر خصة ان اصلی فی بیتی، فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم ھل تسمع النداء بالصلاۃ، قال نعم، قال فاجبه) (صحیح مسلم)

ایک نابینا آدمی نے آپؐ سے دریافت کیا کہ میری رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے، کیا مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تجھے اذان سنائی دیتی ہے؟ اس نے کہا ہاں تو آپؐ نے اسے حکم دیا۔ تب نماز پر ضرور پہنچا کرو۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(من سمع النداء فلم یات فلاصلاہ له الامن عذر) (ابوداؤد، المستدرک للحاکم)

جس آدمی نے اذان سنی اس کے باوجود نماز تک نہیں پہنچا اس کی نماز قابل قبول نہیں مگر یہ کہ اس کے پاس عذر ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ جان یا مال کا خطرہ یا بیماری۔

باجماعت نماز کی فضیلت بہت ساری احادیث سے ثابت ہے اور بالخصوص مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادا کرنا۔ اور پھر مسجدیں تو بنائی ہی اس لیے جاتی ہیں کہ وہاں کثرت سے اللہ کا ذکر ہو اور اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو۔ چنانچہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ باجماعت نماز کا اہتمام کرے اور کوشش کرے کہ نماز تک پہنچے۔ اپنی اولاد کو اپنے قریبی رشتہ داروں کو، اپنے پڑوسیوں کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس ضمن میں بار بار تاکید کرتا رہے۔

اللہ تعالی اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی سے بھی اسی شکل میں بچا جاسکتا ہے۔ مسلمان منافقوں کی مشابہت سے اسی طرح دور ہو سکتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی جن بڑی اور قابل نفرت کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک عادت نماز کے بارے میں سستی کا مظاہرہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

ان المنافقین یخادعون اللّٰہ وھو خادعھم ، اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراء ون الناس ولا یذکرون اللّٰہ الا قلیلا ہ مذبذبین بین ذلک ، لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ومن یضلل اللّٰہ فلن تجد لہ سبیلا)

(النساء ۔ ۱۴۳)

یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے ، جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں ۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول ہیں ، نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اس طرف ، جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو ، اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پا سکتے ۔ باجماعت نماز چھوڑ دینا ، مستقل ترک نماز کے اسباب میں سے بڑا سبب ہے ۔ اور یہ مسئلہ بھی بڑا واضح ہے کہ سرے سے نماز نہ پڑھنا نہ صرف گمراہی ہے بلکہ کفر عظیم ہے اور انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے ۔

("العھد الذی بیننا وبینھم الصلاۃ ، فمن ترکھا فقد کفر") (مسند احمد ، ترمذی ، نسائی)

ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے ، پس جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کیا ۔ نماز کی اہمیت کے بیان ، اسے بالالتزام ادا کرنے ، اللہ کے حکم کے مطابق اسے قائم کرنے ، نیز ترک نماز کے سلسلے میں متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ آئی ہیں اور یہ سب اہل علم کے ہاں معلوم و معروف ہیں ۔ چنانچہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ نماز کو بر وقت ادا کرے ، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے نماز کو با جماعت اور مسجد میں جاکر اپنے بھائیوں کے ساتھ ادا کرے ۔ اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت کا یہی ایک طریقہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی درد ناک سزا سے بچا جا سکتا ہے ۔

جب صحیح بات سامنے آجائے اور دلائل سے بھی واضح ہو جائے تو فلاں یا فلاں کے قول کی آرا لے کر حق سے منہ نہیں موڑنا چاہیئے ، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

(فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر ، ذلک خیر و احسن تأویلا) (النساء ۵۹)

پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف پھیر دو ، اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو ۔ یہی ایک صحیح طریقہ کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے ۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔

(فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم)

رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر درد ناک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عذاب نہ آ جائے۔

جس انسان کے پاس معمولی سوجھ بوجھ اور بصیرت ہو اسے بھی معلوم ہے کہ نماز با جماعت میں کس قدر فائدے ہیں اور کس قدر بھلائیاں اس میں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے اہم ترین فائدے درج ذیل ہیں۔

۱۔ باہمی تعارف حاصل کرنا

۲۔ نیکی اور تقوی کے معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا۔

۳۔ اچھی باتوں کی تلقین اور اس راہ کی مشکلات پر صبر کی نصیحت کرنا۔

۴۔ نیکی میں پیچھے رہنے والوں کو حوصلہ دینا۔

۵۔ نادان اور ناواقف لوگوں کو مسائل دین کی تعلیم دینا۔

۶۔ منافقوں کو غصہ دلانا اور ان کے راستے سے دور رہنا۔

۷۔ بندگان خدا کے درمیان شعائر اللہ کا چرچا کرنا۔

۸۔ قول و عمل کے ذریعے اللہ کے احکام کی دعوت دینا۔

اس کے علاوہ متعدد دوسرے فائدے ہیں۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو ہر اس کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا شامل ہو اور جو ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالی ہم سب کو نفس کی شرارت اور برے اعمال کی نحوست سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بھی دور رکھے۔ آمین۔ اللہ بہت مہربان اور کریم ہے۔

ترجمہ:۔ ابو عبدالرحمان شبیر بن نور۔ الریاض۔ المرسل:۔ خادم حسین پردیسی، جدہ۔

قارئین کرام کی خدمت میں التماس

مجھے مکہ مکرمہ سے آئے ہوئے چھ ماہ ہو رہے ہیں اسی وقت سے مختلف امراض میں مبتلا صاحب فراش ہوں۔ میری روحانی اور جسمانی مکمل صحت کے لیے دعا فرما کر اللہ تعالی سے اجر پائیں۔

کمترین عبدالراحمن عاجزؔ مالیر کوٹلوی فیصل آباد

© rasailojaraid.com